ٹیلیفون نمبر ۳۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۱۶

قادیان

یوم ــــــــ پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب حج کمیٹی میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

آج دوپہر مکرم حکیم عبدالصمد صاحب نے اپنے دو لڑکوں عبدالواحد صاحب اور عبدالماجد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔

جلد ۳۴	۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش	۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ	۲ مئی ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۰۳

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل

آپ کا سایہ روز بروز کسی نہ کسی شکل میں بڑھتا چلا جاتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء

(مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا (الفرقان ع۴) تُو نے اپنے رب کے اس اظہار کو نہیں دیکھا کہ کیف مد الظل اس نے کس طرح سائے کو لمبا کر دیا ہے ولو شاء لجعلہ ساکنا۔ اگر چاہتا تو وہ اس کو ساکن بنا دیتا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر ایک دلیل بنایا ہے۔ یہ

ایک زبردست صداقت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جس وقت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ظہور فرمایا ہے۔ اس وقت سے برابر آپ کا سایہ کسی نہ کسی شکل میں ممتد ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی میں ایک ساعت بھی تو ایسی نہیں آئی۔ کہ آپ کی تعلیم نے پیچھے قدم ہٹایا ہو۔ پہلے ہی دن جب آپ پر الہام نازل ہوا۔ اور آپ اس بات سے گھبرائے کہ یہ کام میں کیونکر سرانجام دے سکونگا۔

دلوں کا فتح کرنا

کوئی معمولی بات نہیں۔ تو آپ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی کو یہ خدشہ بتایا کہ اتنی بڑی ذمہ داری خدا نے مجھ پر ڈال دی ہے اب میں کیا کروں اس پر پہلا ہی جواب جو آپ کی بیوی نے آپ کو دیا وہ یہ تھا کہ

کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً

ہرگز نہیں ہرگز نہیں مجھے خدا کی قسم ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی نہیں چھوڑیگا گویا جس وقت آپ نے اپنے خدشات کا اظہار فرمایا خدا تعالےٰ نے معاً آپ کے سایہ کو بڑھا دیا۔ اور آپ کی بیوی آپ کے مذہب میں شامل ہو گئی۔

عورتیں بظاہر تردد کرنے والی اور تشکک طبیعت کی ہوتی ہیں۔ مگر

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے آپ کی بات کو سنتے ہی کہا کہ پہلا سایہ تو میں آپ کا بنتی ہوں۔ پس فرماتا ہے۔ الم تر الی ربک کیف مد الظل دیکھتے نہیں کہ ہم کس طرح تیرے سایہ کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ عربوں میں سے یہودی اور

اسرائیلی علوم کے ماہر

تھے جب حضرت خدیجہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے سامنے پیش کیا۔ اور سارا واقعہ سنایا۔ تو انہوں نے کہا بس ان پر وہی فرشتہ اترا ہے۔ جو موسےٰ پر اترا تھا۔ اس طرح ورقہ نے کہا کہ لو میں بھی اس سایہ میں شامل ہوتا ہوں۔ یہی حقیقت اللہ تعالےٰ اس آیت میں بیان فرماتا ہے۔ کہ الم تر الی ربک کیف مد الظل تم دیکھتے نہیں کہ ہم آپ کے سایہ کو کس طرح بڑھاتے چلے جاتے ہیں پہلے ہی دن جب آپ دوسرے آدمی کے پاس پہنچے۔ تو

آپ کا سایہ اور لمبا ہو گیا

پھر جب گھر میں آکر اس بات کا ذکر کیا اور بیوی نے کیا تو ایک آزاد کردہ غلام کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ مجھے بھی اپنے سایوں میں شامل کر لیجئے۔ جو آپ کے قریب پہنچے ہوئے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں بھی آپ کا سایہ بنتا ہوں۔ آپ کے

بچپن کے دوست ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے جب یہ واقعہ سنا۔ تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بھی آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جو اس آیت میں بیان کی گئی۔ کہ الم تر الی ربک کیف مد الظل

دنیا میں نبیوں کی مخالفتیں تو ہوا ہی کرتی ہیں۔ اور آپ کی بھی

سخت مخالفت

ہوئی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی ایام میں ہی وہ لوگ جو آپ کے ارد گرد رہتے تھے۔ یا جن کی رائے کوئی قیمت رکھتی تھی۔ آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور اس طرح آپکا سایہ فوراً ہی ممتد ہو گیا۔ ایک دن بھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا نہیں گزرا کہ آپ کا سایہ لمبا نہ ہوا ہو۔ یہ نہیں ہوا کہ آپ کے دعوے پر ایک دن گزر گیا ہو۔ اور آپ کا کوئی تابع نہ ہوا ہو۔ دو دن گزر گئے ہوں اور آپکا کوئی تابع نہ ہوا ہو دس دن گزر گئے ہوں اور آپ کا کوئی تابع نہ ہوا ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی۔

یا مہینہ دو مہینے گزر گئے ہوں۔ اور آپ کا کوئی تابع نہ ہوا ہو۔ بلکہ پہلے ہی دن جب آپ اللہ تعالیٰ کے الہام کا ذکر فرماتے ہیں۔ فوراً آپ کا سایہ لمبا ہو جاتا۔ اور حضرت خدیجہ رضؓ آپ پر ایمان لے آتی ہیں۔ پھر اسی دن جب آپ چل کر باہر

ورقہ بن نوفل

کے پاس پہنچتے ہیں۔ تو ورقہ بن نوفل آپ پر ایمان لے آتا ہے۔ گھر میں آپ نے بات کی۔ تو علی رضؓ اور زید رضؓ ایمان لے آئے۔ اور پھر اسی شام یا دوسری شام حضرت ابوبکر رضؓ بھی آپ پر ایمان لانے والوں میں شامل ہو گئے۔ گویا نہ صرف خدا تعالیٰ نے فوراً آپؐ کا سایہ پیدا کر دیا۔ بلکہ وہ اس سایہ کو لمبا کرتا چلا گیا۔ پھر بڑھتے بڑھتے اور بھی کئی جماعتیں اس سایہ میں شامل ہونی شروع ہوئیں۔ مدینہ میں خبر پہنچی۔ تو وہاں کے کئی افراد دوڑتے ہوئے آئے۔ اور آپ پر ایمان لے آئے۔ پھر فرماتا ہے ولو شاء لجعلہ ساکنا اگر

خدا تعالیٰ کی تائید اور اسکی نصرت

تیرے شامل حال نہ ہوتی۔ اور تو خدا تعالیٰ کا سچا رسول نہ ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ تیرے سایہ کو بڑھانے اور اس کو ترقی دینے کی بجائے، خدا تعالیٰ تیرے سایہ کو چھوٹا کر دیتا۔ کیا تو خدا تعالیٰ کی اس مدد کو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ تیرے سایہ کو لمبا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کیا تیرے منکروں اور دشمنوں کو یہ دکھائی نہیں دیتا۔ کہ ہم کس طرح تیرے سایہ کو لمبا کرتے جا رہے ہیں۔ پھر بعض سائے ایسے ہوتے ہیں جو

اتفاقی حادثہ

کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور گو وہ سائے بھی بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں۔ لیکن جس قدر وہ سائے ممتد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا جاتا ہے کہ

دنیوی ذرائع اور مادی سامان

اسکو لمبا کرنے میں کام کر رہے ہیں۔ الٰہی تائید اور نصرت کا اس میں ہاتھ نہیں مگر فرماتا ہے ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ تمہارا سایہ صرف لمبا ہی نہیں بلکہ ہم سورج کو بھی اس پر دلیل بنا رہے ہیں۔ یعنی ہر شخص کو نظر آرہا ہے۔ کہ یہ سایہ مصنوعی ذرائع سے پیدا نہیں ہوا۔ دنیا میں سایہ لیمپوں سے بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ایک درخت کے پیچھے لیمپ رکھ دو۔ تو اس کا سایہ بن جائیگا موم بتی جلا دو تب بھی سایہ بن جائے گا مگر موم بتی اور لیمپ خدائی ذرائع نہیں۔ انسانی ذرائع ہیں۔ لیکن سورج ایک ایسی چیز ہے۔ جو محض

خدائی ذریعہ

ہے۔ پس فرماتا ہے۔ ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ تیری ترقی الٰہی سامانوں اور نصرتوں کی وجہ سے ہے نہ کہ انسانی سامانوں اور مادی ذرائع کی وجہ سے۔ کیا دشمن اس بات کو دیکھتا نہیں کہ ایک طرف تیری ترقی پر ترقی ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف تیری ترقی مادی سامانوں اور انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدائی ہاتھ تجھکو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تو

ہمارا سچا رسول

ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے۔ کہ ہم سایہ کو کھینچ لیں گے۔ اور تین سو سال بعد اسلام پر رات آنے لگے گی۔ مگر اس کے بعد پھر دن چڑھیگا۔ وجعل النہار نشورا۔ اور مسلمان سورج کے نئے طلوع کے ذریعہ سے بیدار ہونے لگیں گے۔ اس آیت کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں احمدیت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک سایہ ہے، ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سایہ کو اور زیادہ ممتد کرتا ہے۔ اسی طرح ہر تائید سماوی اور ہر

الٰہی نصرت

جو ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ وہ صاف طور پر اس حقیقت کو واضح کر رہی ہے۔ کہ ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ یہ سب کچھ خدائی نصرت اور تائید سے ہو رہا ہے۔ انسانی سامانوں سے نہیں ہو رہا۔ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کی اتباع کی ہے۔ یا کونسا مسئلہ ہے جس کے متعلق رائج الوقت خیالات کی اصلاح کرنے کی آپ نے کوشش نہیں کی۔ بیسیوں مسائل ہیں جن کے متعلق

قرآنی تعلیم کی تشریح

کرتے ہوئے آپ نے موجودہ زمانہ کی رو کے بالکل خلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور لوگوں کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلایا ہے۔ موجودہ زمانہ میں اقتصادیات کی طرف لوگوں کا بہت بڑا رجحان ہے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ مذاہب کی آپس کی جنگ درحقیقت یونہی ہے۔ اصل جھگڑا روٹی کا ہے۔ اگر اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے۔ تو

مذاہب کی جنگ

بالکل ختم ہو جائے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انشورنس اور سود کو منع کر کے بظاہر لوگوں کے لئے روٹی کے سامان بالکل بند کر دیئے ہیں۔ اگر دنیا میں روٹی کا ہی جھگڑا ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ اس تعلیم کی وجہ سے لوگ حضرت مرزا صاحب سے دور بھاگتے اور کہتے کہ یہ شخص ہماری روٹی بند کرتا ہے ہمیں سود سے منع کرتا ہے۔ ہمیں انشورنس سے روکتا ہے۔ ہمیں ہر قسم کی ٹھگیوں اور دھوکا بازیوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہ چیز ایسی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر ہوا یہ کہ اس تعلیم کے باوجود لاکھوں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کھینچے چلے آئے۔

دوسرے نمبر پر یہ زمانہ

عورتوں کی آزادی

کا ہے مسلمانوں کے قدیم سے قدیم خاندان بھی پردہ چھوڑتے چلے جاتے ہیں اور پردہ کے خلاف دنیا میں ایک عام رو چل رہی ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحبؑ نے کہا کہ اسلام نے اپنے متبعین کو جو

پردہ کا حکم

دیا ہے۔ ہمیں بہرحال اس پر عمل کرنا ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری جماعت میں دوسروں سے زیادہ تعلیم ہے پھر بھی اسلامی احکام کے مطابق پردے کا طریق ہماری جماعت میں رائج ہے اور ہمیشہ کثرت کے ساتھ عورتیں اس سلسلہ میں داخل ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں ایسی بھی ہیں جو ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں جن میں پردہ کا طریق رائج نہیں تھا۔ مگر احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے بھی پردہ اختیار کر لیا۔ پچھلے سے پچھلے سال

ایک معزز خاندان

جو صوبہ پنجاب سے باہر کا ہے۔ اور جس کا نام میں نہیں لینا چاہتا۔ اسکی ایک لڑکی ہماری مستورات سے ملی۔ اور آہستہ آہستہ اس کے ہماری مستورات کے ساتھ گہرے تعلقات قائم ہو گئے۔ اور احمدیت کی حقیقت اسے سمجھ آگئی۔ مگر وہ بار بار ہماری مستورات سے کہتی کہ مجھ سے پردہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور سینما نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ دو چیزیں میرے راستہ میں روک ہیں۔ مگر آخر صداقت اس کے دل میں اتنا گھر کر گئی۔ کہ اس نے ان تمام روکوں کے باوجود احمدیت قبول کر لی۔ میری بیوی نے مجھے سنایا۔ کہ وہ برقعہ پہنے ہوئے تھی۔ اس کے آنسو جاری تھے۔ اور وہ یہ کہہ رہی تھی۔ کہ اب تو برقعہ پہننا ہی پڑیگا۔ غرض عورتیں جن کا اس وقت رعب داب پھیل رہا ہے۔ اور جن کی حکومت نئے سرے سے قائم ہو رہی ہے۔ انکی آزادی کی تحریک کے خلاف آپ نے

پردے کے حکم کی تصدیق

فرمائی۔ اسی طرح عورتیں کثرت ازدواج کے سخت خلاف ہوتی ہیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ ضرورت کے موقعہ پر ایک سے زیادہ بیویاں کی جا سکتی ہیں۔ خواہ وہ ضرورت قومی ہو یا فردی۔ بعض لوگ صرف فردی ضرورت کو اہم سمجھتے ہیں حالانکہ اسلام نے فردی اور قومی دونوں ضرورتوں کے ماتحت

کثرت ازدواج

کو جائز رکھا ہے۔ اس حکم پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر زور دیا۔ اور فرمایا کہ جو عورت اس حکم کے خلاف چلتی ہے۔ اس کے ایمان میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ مگر باوجود اس کے کثرت سے عورتیں احمدیت میں داخل ہوئیں اور ہمیشہ داخل ہوتی رہتی ہیں۔ اور وہ تسلیم کرتی ہیں کہ یہ مسائل بالکل درست ہیں۔ پھر یہ زمانہ سٹرائیکوں کا ہے۔ جتھے بنا بنا کر حکومتوں کے خلاف کھڑے ہو جانا یا مالکوں اور کارخانہ داروں اور استادوں وغیرہ سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے سٹرائیک کر دینا ایک عام بات ہے۔

اور اسے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سٹرائک سے بھی منع فرما دیا۔ گویا یہ جماعت جو دنیا میں ترقی کرنے والی تھی اس کے خلاف بھی حکم دے دیا۔ مگر باوجود اسکے ہماری جماعت میں کثرت سے طلباء داخل ہوتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی نسبت ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ حالانکہ سٹرائیکوں میں طلباء کا ہی زیادہ دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح مزدور پیشہ لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے خلاف حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس وجہ سے بڑی بڑی تکالیف بھی اٹھائیں۔ اور ہمیشہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔

ابھی گزشتہ دنوں نیوی کی بغاوت ہوئی ہے۔ اس میں احمدیوں کو مارا گیا۔ پیٹا گیا۔ اور انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ بھی سٹرائک میں حصہ لیں۔ مگر وہ اڑے رہے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم سٹرائک میں حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ ہماری جماعت کے یہی احکام ہیں غرض جتنی تحریکیں اس زمانہ میں چل رہی ہیں۔ ان ساری تحریکوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعظ فرمایا۔ لیکن باوجود اس کے ایک یہاں سے ایک وہاں سے ایک اِس ملک سے اور ایک اُس ملک سے۔ ایک اِس طبقہ سے اور ایک اُس طبقہ سے۔ ایک اِس جماعت سے اور ایک اُس جماعت سے ہماری طرف کھنچا چلا آیا۔ اور یہ جماعت برابر اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتی چلی گئی۔ دنیا کی کوئی مخالفت اس کو زیر نہیں کر سکی۔ نہ علماء کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے نہ فقہاء کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے نہ فلسفیوں کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے۔ نہ پروفیسروں کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے۔ نہ گورنمنٹ کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے۔ نہ رعایا کی مخالفت اسکو زیر کر سکی ہے نہ قوموں کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے۔ اور نہ مذہبوں کی مخالفت اس کو زیر کر سکی ہے۔ ہر جگہ ہم ٹکرائے۔ اور ہر جگہ ہمارے خیر اہوں نے ہم کو مشورہ دیا۔ کہ فلاں مسئلہ جو آپ بیان کرتے ہیں اسے ترک کر دیں۔ کیونکہ

طبائع میں سخت اشتعال

پایا جاتا ہے۔ یا فلاں تحریک جو آپ کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلیگا۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم نے ان باتوں کو نظر انداز کر دیا پھینک دیا اور ردّ کر دیا۔ اور صرف ایک بات کو سامنے رکھا کہ جو کچھ خدا کا حکم ہے۔ اسکو ہم اپنے مدنظر رکھینگے۔ چاہے ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ کاٹ کر پھینک دیا جائے جب ہم خدا کے حکم کے ماتحت یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر خدا نے ہمیں دوزخ میں گرنے کا حکم دیا ہے۔ تو یہ دوزخ ہی ہمارے لئے جنت ہے۔ اپنے آرام اور اپنی آسائش اور اپنی جانوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اس دوزخ میں گر گئے۔ تو ہم نے دیکھا کہ دوسرے لوگ تو تپتی ہوئی ریتوں پر پڑے سسک رہے ہیں۔ اور ہم جنہوں نے ایک نظر آنے والے دوزخ میں اپنے آپکو گرایا تھا۔ ہم نے اپنے آپ کو ایک سرسبز و شاداب اور ٹھنڈے گلستان میں پایا۔ پس فرماتا ہے ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا تمہاری ترقیات جس قدر ہونگی

انسانی تدابیر سے باہر

ہونگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر مادی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تدبیر مادی کے سامان بھی خدا تعالےٰ خود مہیا کرے گا۔ تم نہیں کروگے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ترقی دے کر اب ایسے مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کہ دنیا ہماری طاقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور ہمارے لئے اس مقام کے حصول میں اب بہت تھوڑی دیر باقی ہے۔ جیسا کہ پچھلے سال ستمبر کے ایک خطبہ میں میں نے بیان کیا تھا۔ اب ہم ایک ایسے مقام پر پہونچ گئے ہیں۔ جسے ٹرننگ پوائنٹ کہتے ہیں۔ یا ہماری مثال ویسی ہی ہے۔ جیسے کسی عورت کے ہاں جلد ہی بچہ پیدا ہونے والا ہو۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے قریب ترین عرصہ میں وہ وقت آنے والا ہے کہ دنیا ہماری جماعت کو ایک

مستقل جماعت

اور باقاعدہ جماعت تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور ہمارا وجود اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے ایک سایہ دار درخت بنایا ہے۔ جو سایہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے ماتحت کہ الم تر الیٰ ربک کیف مد الظل دنیا میں روز بروز بڑھتا چلا جائیگا۔ ورنہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو لو شاء لجعلہ ساکنا کیا خدا تعالےٰ میں یہ طاقت نہیں تھی۔ کہ وہ اسکو ساکن کر دیتا۔ اگر اس سایہ کے بڑھانے میں انسانی تدابیر کام کر رہی ہوتیں۔ خدا تعالےٰ کا اس سلسلہ میں کوئی دخل نہیں تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو ترقی کرنے سے محروم کر دیتا۔ مگر فرماتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اس کو ساکن کرتا وہ اس پر دلیل بن گیا ہے۔ اور اپنی نصرتوں اور تائیدات سے اس کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اور جس سلسلہ کو خدا تعالےٰ مٹاتا نہیں بلکہ بڑھا رہا ہے۔ اس کے سچا اور خدائی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا۔ تو جن شدید ترین دشمنوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔ ان میں سے بعض افراد کے متعلق اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دے دیا کہ وہ جہاں بھی مل جائیں۔ ان کو قتل کر دیا جائے۔ انہی میں ایک ہندہ بھی تھی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی جب

عورتوں کی بیعت

ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ مل کر الفاظ بیعت دہراتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کرینگی۔ ہندہ ایک نہایت ہی جابر عورت تھی۔ اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو قتل کر کے انکا کلیجہ نکال کر چبا جاتی اور سمجھتی کہ میں بہت اچھا کام کر رہی ہوں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو ہم شرک نہیں کرینگی۔ تو ہندہ اپنی جوشیلی فطرت کے ابھار کو روک نہ سکی۔ اور وہ جھٹ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کرینگی؟ آپ اکیلے تھے اور ہم ایک زبردست قوم تھے آپ اکیلے نے

توحید کی آواز

کو بلند کیا۔ اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا۔ اور اس مقابلہ میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے۔ اور آپ بڑھتے چلے گئے۔ ہم ہارتے چلے گئے۔ اور آپ جیتتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی۔ تو کیا یہ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ ہمارے مقابلہ میں جیت جاتے۔ آپ کا ہمارے مقابلہ میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے بُت بالکل بیکار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے جس نے آپ کی مدد کی۔ اور ہم سب کو آپ کے مقابلہ میں شکست دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ ہے؟ ہندہ بھی جانتی تھی کہ اسلام کی حکومت صرف مجھ پر نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ۔ اب آپ کا پہلا خلاف حکم مجھ پر چل نہیں سکتا۔ تو الٰہی مدد کا ہونا ثبوت ہوتا ہے۔ اس بات کا کہ وہ شخص راستباز ہے۔ اور الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کی ایک بہت بڑا نشان ہے کہ اس نے ہمیں ادنےٰ حالت سے بڑھایا۔

اور کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ یہی جگہ ہے جہاں آج سے ۳۲ سال پہلے یہ کہا گیا تھا۔ کہ ایک بچہ کے ہاتھ میں جماعت کے تمام کاموں کی باگ ڈور دے دی گئی ہے۔ یہ لوگ اپنی تباہی کے آپ سامان پیدا کر رہے ہیں۔ کچھ زیادہ دن نہیں گزرینگے۔ کہ یہاں تباہی اور بربادی کے آثار پوری طرح ظاہر ہو جائیں گے۔ قادیان بالکل ویران ہو جائیگا۔ اور وہ سکول جو اس وقت نظر آرہا ہے۔ اس پر عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ مگر اب وہ سکول جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ فقرہ کہا گیا تھا۔ سکول نہیں بلکہ کالج بن چکا ہے اور اس سال انشاءاللہ ڈگری کالج بن جائیگا۔ اور وہ بچہ جسے قوم کو تباہ کرنے والا قرار دیا گیا تھا۔ اب بچہ نہیں بلکہ بوڑھا ہے۔ بڑے بڑے بوڑھوں نے اس ۳۲ سال کے عرصہ میں اس

بچے کا مقابلہ

کیا۔ مگر اپنا سر پھوڑنے کے سوا انہیں اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوا۔ (پیغام نے آج اس قول کا انکار کیا ہے۔ مگر یہ انکار ہی اس کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ میں تبیس سال سے اس روایت کو جو مجھ سے بعض احمدیوں نے بیان کی دہراتا چلا آیا ہوں۔ مگر آج تک اس کا انکار نہیں کیا گیا۔ اب تبیس سال کے بعد اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس عرصہ کے بعد خیال کر لیا گیا ہے۔ کہ یا وہ راوی مر چکے ہوں گے۔ یا بات بھول گئے ہوں گے۔ اگر یہ انکار کرنے کے قابل بات تھی۔ تو کیوں تبیس سال کے بعد اب اس کا انکار کیا جاتا ہے)

پس خدا کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھو سوچو اور سمجھو اور اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو۔ کہ جس کے نتیجہ میں تمہارا خدا تم سے اور بھی زیادہ خوش ہو جائے۔ اور وہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو

محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ممد ساتھی

بنا دے۔ اور تمہیں ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ قائم رکھتے اور اس کو آگے سے آگے بڑھانے کا موجب بنو تاکہ شمس ہونے کی دلیل ہمیشہ قائم رہے اور تمہارے لئے الٰہی نصرتیں ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں۔ اور انسانی تدابیر تمہارے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام ہوتی رہیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

ایک تازہ رؤیا

(فرمودہ ۷ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب)

(مرتبہ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

فرمایا۔ رات میں نے ایک رویاء دیکھی جس کا نظارہ تو بظاہر مضحکہ خیز ہے۔ لیکن درحقیقت بڑی حکمت والی معلوم ہوتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ میں کسی پہاڑ پر گیا ہوں۔ اور وہاں سے واپس آرہا ہوں۔ میرے ساتھ میری بیویاں اور دوسرے دوست بھی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک عورت ہے۔ جو کسی بڑے بھاری غیر احمدی کی لڑکی ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ نہیں۔ کہ بڑے بھاری سے کیا مراد ہے۔ لیکن میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ کسی بہت بڑے غیر احمدی کی لڑکی ہے۔ اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ اور میں نے اس سے شادی کر لی ہے۔ وہ عورت بھی میرے ساتھ ہے۔ پیچھے سے اس کے غیر احمدی رشتہ دار اسے لینے کے لئے آئے ہیں۔ یوں ان میں چھین کر لے جانے کی جرأت تو نہیں۔ لیکن وہ لڑکی پر اثر ڈال کر اسے لے جانا چاہتے ہیں۔ راستہ میں ہم ڈاک بنگلے میں اترے ہیں۔ اور چونکہ قافلہ بڑا ہے۔ ڈاک بنگلے میں جگہ تھوڑی ہے۔ اس لئے بجائے چارپائیوں کے زمین پر ہی بستر کئے ہیں خواب میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس عورت کے پاس ایک بچہ بھی ہے۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ میرا ہی ہے۔ جب بستر بچھائے گئے۔ تو بیچ میں میرا بستر ہے۔ ایک طرف اس عورت کا بستر ہے۔ اور دوسری طرف ام متین کا بستر ہے۔ اور اس عورت کے رشتہ دار پاس کے ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اس عورت کو پیغام بھیجتے ہیں کہ ہمارے ساتھ واپس چلو۔ ہم تمہیں لینے کے لئے آئے ہیں۔ میں اس وقت خاموش ہوں۔ اور دل میں کہتا ہوں۔ کہ دیکھوں تو کس حد تک احمدیت اس کے دل میں قائم ہو چکی ہے۔

میں نے اسے کہا تو نہیں۔ لیکن میں دل میں اسے اجازت دے چکا ہوں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ جاتی ہے تو چلی جائے۔ لیکن اس عورت نے اپنے رشتہ داروں کو یہ جواب دیا ہے۔ کہ میں کس طرح جا سکتی ہوں۔ اب تو میں کسی طرح بھی جانے کو تیار نہیں۔ پھر اس کے رشتہ داروں نے اس سے جذباتی باتیں کی ہیں۔ تو ان کے جواب میں وہ اُن سے کہتی ہے کہ اب میں کس طرح جا سکتی ہوں۔ اب تو میں نے شادی بھی کر لی ہے۔ اور میرے ہاں لڑکا بھی پیدا ہو گیا ہے۔ اس پر وہ پیغامبر مایوس ہو کر کمرہ سے باہر چلا گیا ہے۔ جب وہ چلا گیا تو میں اس کے اخلاص اور نیکی کی وجہ سے کہ وہ دل سے احمدیت پر قائم ہو چکی ہے۔ اس کو پیار کرتا ہوں۔ بچہ اس کی گود میں ہے۔ اور میں اس کے پاس لیٹ گیا ہوں۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوں۔ پیار کرتے ہوئے معاً میرے دل میں خیال گزرا کہ اسلام میں تو چار بیویوں کی اجازت ہے۔ اور پہلے ہی میری چار بیویاں موجود ہیں۔ یہ تو پانچویں ہے۔ یہ کیا مجھ سے ذہول ہو گیا۔ شادی کئے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے۔ اور مجھے اس بات کا علم ہی نہیں ہوا۔ اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہو گیا میں اسے اب طلاق کس طرح دوں۔ یہ بیچاری اب کدھر جائے گی۔ اس نے اپنے رشتہ دار بھی چھوڑ دیئے۔ مجھے اس کی حالت پر بھی رحم آتا ہے اور میں سخت گھبرا گیا ہوں۔ ام متین میرے دل کی بات سمجھ گئی ہیں۔ اور میری گھبراہٹ کے سبب کو جان گئی ہیں۔ (گو میں نے یہ بات بیان نہیں کی) وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ گھبراتے کیوں ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تو

یہ مذہب تھا۔ کہ اسلام میں نو بیویوں تک کی اجازت ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ جماعت کا تو یہ مذہب نہیں اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ لوگ مجھے کیا کہیں گے کہ ہمیں تو کہتے تھے کہ اسلام میں چار بیویوں کی اجازت ہے۔ اور خود پانچ کر لی ہیں۔ اس گھبراہٹ سے مجھے پسینہ پر پسینہ آتا ہے۔ اور مجھے اس عورت کی حالت پر بھی رحم آتا ہے۔ کہ اس بے چاری نے اپنے ماں باپ بھی چھوڑ دیئے ہیں۔ اب اس کا کیا بنے گا۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے فقیہہ کے مذہب پر عمل کرے۔ جو دوسرے فقہاء سے مذہب میں اختلاف رکھتا ہے۔ تو اس پر عمل کرنے والے پر اس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ میرے لئے تو سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ میرے بہت سے دشمن ہیں۔ وہ میرے کسی عذر کو نہیں سنینگے۔ اور مجھ پر بدنیتی کا الزام لگائیں گے۔ اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔

حضور نے اس رویاء کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا۔ خوابوں کی تعبیر خواب کے نظاروں سے اکثر مختلف ہوتی ہے۔ اور جو جذباتی حصہ ہمارے خواب کا ہمیں اچھا یا برا معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہمارے ظاہری حالات کی وجہ سے اچھا یا برا معلوم ہوتا ہے۔ خواب میں جو شخص روتا ہے۔ وہ خواب میں اس رونے کو اچھا نہیں سمجھتا۔ لیکن درحقیقت خواب میں رونا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص خواب میں ہنستا ہے۔ وہ خواب میں ہنسی کو برا نہیں سمجھتا۔ حالانکہ ہنسی کی تعبیر اچھی نہیں سمجھی جاتی۔ پس یہ جو بیویوں کے پانچ ہو جانے کی وجہ سے میری گھبراہٹ ہے۔ یہ ہماری زندگی کے اثرات کے ماتحت ہے۔ چونکہ ظاہر میں ہم اسے برا سمجھتے ہیں۔ اس لئے خواب میں بھی مجھے گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوئی۔ اس خواب کی تعبیر میرے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ غیر احمدیوں میں ہماری تبلیغ کو کامیاب بنائیگا۔ اور ان میں سے ایک معتد بہ حصہ احمدیت کو قبول کرے گا۔ لڑکی لینے والے

عام طور پر فائق سمجھے جاتے تھے اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان پر فوقیت عطا کرے گا۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ غیر احمدیوں میں سے معزز لوگوں کا ایک گروہ احمدیت میں داخل ہوگا۔ اور لڑنا کا ہو جانے کے معنے یہ ہیں کہ ان کا تعلق سلسلہ سے پائیدار ہوگا۔

ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

ادیس ابابا میں چھ سات قابل ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ ڈاکٹر تجربہ کار ہونے چاہئیں اور M.B.B.S. یا L.S.M.F. پاس ہوں۔ اس کے علاوہ دو ڈاکٹروں کا x Ray specialists اور دو Eye Specialists کی ضرورت ہے۔ ڈپلوما ہولڈرز ہونے ضروری ہیں۔ اور ہوس سرجن کا کام کیا ہو۔ تنخواہ آٹھ سو پونڈ سالانہ (آٹھ سو ہندوستانی ماہوار) ہوگی۔ خواہشمند احباب Duplicate درخواستیں معہ سفارش امیر جماعت احمدیہ اور ایک روپیہ برائے خرچ ہوائی ڈاک فوراً بھیج دیں۔

ناظر امور خارجہ قادیان

امتحان درجہ علیمہ

درجہ علیمہ کے امتحان میں شامل ہونے والی طالبات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا امتحان دو مختلف اوقات میں ہوگا۔ پہلا حصہ امتحان ۱۵ جون ۱۹۴۷ء کو شروع ہوگا۔ اور دوسرا ۱۴ ستمبر کو جون میں ہونیوالے امتحان میں حسب ذیل پرچے ہوں گے عربی الف۔ عربی ب۔ تاریخ الف تاریخ ب۔ تصوف۔ اردو۔ انگریزی۔ ستمبر میں منعقد ہونے والے امتحان میں درج ذیل پرچوں کا امتحان ہوگا۔ قرآن مجید۔ کلام۔ حدیث۔ فقہ امتحان میں شامل ہونیوالی طالبات ۲۰ مئی تک فارم پر کر کے معہ داخلہ جو چھ روپے ہے دفتر مجلس تعلیم میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد آنیوالے فارم لیٹ فیس مبلغ ۲ روپیہ کے ہمراہ لئے جائیں گے۔ سیکرٹری مجلس تعلیم

احمدیت کی صداقت کا نشان

ایک خواب کی تعبیر جو دس سال بعد پورا ہوا

خاکسار نے بروز یکشنبہ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر بغرض مشورہ عرض کیا کہ خاکسار کسی علاقہ میں بغرض کاروبار تجارت و تبلیغ جانا چاہتا ہے حضور اقدس میرے لئے کسی علاقہ کی تعیین فرماویں جو میرے مناسب حال ہو۔ اس پر حضور عالی نے سندھ کے علاقہ میں جانے کا مشورہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے اس فرمان کے بعد خاکسار ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء کو سندھ روانہ ہو گیا۔

ان دنوں وہاں پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری امیر مبلغ سندھ تھے۔ کچھ عرصہ ان کے ساتھ تبلیغ و تعلیم کا کام کرتا رہا۔

آواخر ماہ جولائی میں ضلع میر پور خاص کے ایک گاؤں بڈھا کوٹ چلا گیا۔ اور ۱۶ دسمبر ۱۹۳۵ء تک وہاں پر ہی کچھ تجارت کا کاروبار اور کچھ تبلیغ اور تعلیم دین کا کام کرتا رہا۔

بڈھا کوٹ کے اثنائے قیام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں پر تشریف لائے ہیں۔ اور پھر آپ کا وصال مبارک وہاں ہی ہو گیا ہے۔ یہ خواب خاکسار نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھ کر بھیج دیا۔ حضور کی طرف سے حضرت صاحبزادہ دفتار احمد صاحب لدھیانوی کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب اور خواب کی تعبیر والا کارڈ اب تک میرے پاس محفوظ ہے جسے مومنین قانتین کے ازدیاد ایمان اور ان اصحاب کی ازدیاد بصیرت کے لئے جو ناحال داخل سلسلہ حقہ احمدیہ نہیں ہوئے لفظ بلفظ ذیل میں درج کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی ۱۲۸۵
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آپ کا محبت نامہ مؤرخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء حضرت صاحب کی خدمت میں موصول ہوا۔ حضور نے آپ کے روزگار اور تبلیغ کی ترقی وبرکت کے لئے دعا کی۔ خواب جو آپ نے لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گاؤں میں تشریف لائے اور وہیں فوت ہوئے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ نبی جب فوت ہوتا ہے تو اپنا کام پورا کر لیتا ہے۔ اور جہاں فوت ہوتا ہے وہاں کا کام بھی پورا کر چکتا ہے۔ اس سے انشاء اللہ تعالےٰ یہ مراد ہے کہ آپ کے علاقہ میں تبلیغ اچھی طرح ہوگی اور سلسلہ احمدی خوب پھیلے گا۔ والسلام

از دفتر ڈاک قادیان ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء
(دستخط) افسر ڈاک

یہ ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے۔ اس وقت وہ زمین جن پر اب جماعت احمدیہ کی متعدد اسٹیٹیں آباد ہیں۔ ابھی دو دو میل تک کھودی گئی تھیں۔ اور اس بات کا وہم وگمان بھی نہ تھا کہ کسی وقت اس علاقہ میں جہاں معدودے چند احمدی رہتے تھے۔ احمدیوں کی اتنی کثرت اور تبلیغ احمدیت کے اس قدر سامان مہیا ہو جاویں گے۔ خاکسار کی اس خواب کے قریباً پورے دس سال بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ سے وہاں پر کئی سو مربعے زمین خریدی گئی۔ اور متعدد دیہات جو اکثر احمدی آبادی پر مشتمل ہیں معرض وجود میں آ گئے اور حضور کی تعبیر کے مطابق اب اس علاقہ میں تبلیغ اچھی طرح ہو رہی ہے اور سلسلہ احمدیہ خوب پھیل رہا ہے۔

دوسری بات جو اس خواب میں بتلائی گئی وہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا اس علاقہ میں تشریف لانا ہے خاکسار کے ناقص خیال میں موجودہ دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و جمال کے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں جو ہر سال سندھ میں رونق افروز ہو کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے ارض سندھ کو نوازتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح آپ کی توجہ اور دعا سے اسلام اور احمدیت کی ترقی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اللھم زد فزد۔

سعید روحیں ایک معمولی نکتہ سے بہت سبق حاصل کر لیتی ہیں۔ امید ہے کہ نیک نفس اور پاک نفس مسلمان بھائی اس خواب اور اس کی سو فیصدی صحیح اور درست تعبیر پر جو خواب کے دس سال بعد معرض وجود اور منصہ شہود پر آئی غور فرمائیں گے۔ اور احمدیت (جو حقیقی اسلام اور اصل دین فطرت کا ہی دوسرا نام ہے) کا مطالعہ کر کے صداقت اور حقانیت کو حاصل کر لیں گے۔

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کوئی زمانہ امام وقت سے خالی نہیں ہر مسلمان کو سوچنا چاہیئے کہ اس زمانہ کا امام کون ہے؟ جس نے اللہ تعالےٰ کے الہام کے ماتحت دعوےٰ کیا ہو۔ اور جس کو مسلمانوں میں سے لاکھوں نیک طینت اور پاک باطن افراد نے انتہائی تحقیق اور تفحص کے بعد پورے اطمینان قلب اور تسلّی خاطر سے قبول کر لیا ہے۔ نیز یہ کہ اس کے علاوہ باوجود ۶۴ سال کا عرصہ چودھویں صدی سے گزر جانے کے کسی دوسرے انسان نے دعویٰ بھی نہیں کیا۔ اور نہ کوئی آسمان سے اترا۔ اور نہ کسی کا زمین سے ظہور

خاکسار حکیم محمد عبداللطیف [illegible]

ہر خادم خدائی فوج کا سپاہی ہے اس کے ہتھیار اس کے دلائل ہیں۔ خدام اپنے آپ کو مسلح کریں۔ اور امتحان تبلیغ ہدایت منعقدہ ۲ جون میں شامل ہوں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بروز جمعہ مؤرخہ ۲/ مئی صبح ساڑھے چھ بجے اجتماعی وقار عمل منایا جائیگا

نائب ناظم وقار عمل قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لکھنؤ ۳۰ اپریل یو۔پی گورنمنٹ نے یو۔پی کے تمام جیلوں میں سیاسی اور اخلاقی قیدیوں کے راشن میں دو چھٹانک اضافہ کر دیا ہے۔

پیرس ۳۰ اپریل وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں امریکی نمائندہ نے بتایا کہ امریکی گورنمنٹ نے چار طاقتوں کے معاہدہ کا مسودہ تیار کیا ہے جس کی رو سے جرمنی کو پچیس ۲۵ سال کے لئے غیر مسلح کر دیا جائیگا۔ اس دوران میں اسلحہ اور فوج رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی

الڈمبرا ۳۰ اپریل مسٹر چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کی لیبر گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس پر عمل کرنے سے برطانیہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ اس پالیسی کے نتیجہ میں ہم ایسے ذرائع سے محروم ہو جائیں گے جن پر برطانیہ کی نصف آبادی کا انحصار ہے۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ چوہدری عزیز احمد سب جج درجہ اول نے سنیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے خلاف دونوں مقدمات میں ابتدائی امور تنقیح کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ تینوں امور کا فیصلہ مدعیوں (انتی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی اور خدام الاولیا کمیٹی) کے حق میں دیا ہے۔

کلکتہ ۳۰ اپریل حکومت بنگال نے ان تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ دیا ہے۔ جنہیں مقدمہ چلائے بغیر نظر بند کیا گیا تھا۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ لاہور کارپوریشن کی خالی شدہ غیر مسلم سیٹوں کے انتخاب کا نتیجہ بار پھر اعلان کیا گیا ہے۔ ان ضمنی انتخابات کے کارپوریشن کی پہلی میٹنگ ۲۵ مئی کو ہوگی جس میں ممبران حلف وفاداری اٹھائیں گے

دہلی ۳۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مارچ ۱۹۴۶ء میں ۲۸۳۰۸ مردوں اور عورتوں کو ہندوستانی فوج سے فارغ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۰ اپریل فلسطین کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کے مشترکہ تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ آج شائع ہو گئی۔ کمیشن نے اس سال ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونے کی سفارش کی ہے۔ نیز کہا ہے کہ فلسطین یہودیوں عیسائیوں اور عربوں کا مشترکہ ملک ہونا چاہئیے نہ کہ محض عربوں کا۔

واشنگٹن ۳۰ اپریل یورپ کے سابق سفیر مسٹر جارج ارلے نے ایک تقریر میں اس امر کا امکان ظاہر کیا ہے کہ روس امریکہ پر حملہ کر دے گا۔ آپ نے کہا سٹالن ہٹلر سے زیادہ خطرناک ہے۔ شاید ایسا وقت بھی آجائے جبکہ ہمیں روس کا ایک ایک شہر تباہ کرنا پڑے۔

کلکتہ ۳۰ اپریل اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ حکومت سیاسی نوعیت کی گڑبڑ کو دبانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ حکومت نے کلکتہ کارپوریشن سے دریافت کیا ہے کہ اگر اس قسم کی گڑبڑ واقع ہوئی تو کیا وہ ٹریفک اور الیکٹرک کا سسٹم بحال رکھ سکے گی۔

بمبئی ۳۰ اپریل معلوم ہوا ہے کہ جہازیوں کی ہڑتال کے سلسلے میں ۳۶۲ جہازی گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۲۷۴ کو غیر پسندیدہ عنصر قرار دیکر ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ ۶۰ کو موقوف کر دیا ہے۔ اور ۹۰ کو ۱۴ دن سے لیکر ۹۰ دن تک قید کی سزا دی ہے۔

لکھنؤ ۳۰ اپریل معلوم ہوا ہے کہ لمبی قید والے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر یو۔پی کانگرسی وزارت اور گورنر میں جھگڑا ہو گیا ہے ممکن ہے کہ اس سوال کی بنا پر کانگرسی وزارت مستعفی ہو جائے

اخبار کا حجم مجبوراً کم کرنا پڑا

ارادہ تو یہ تھا کہ اس ماہ سے اخبار کے حجم میں مزید اضافہ کیا جائے۔ اور اخبار سولہ ۱۶ صفحہ کا نکلے۔ لیکن عرفت ربی بفسخ العزائم کاغذ کی دقت اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ جنوری ۱۹۴۶ء سے چار صفحہ کا جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے بھی دستبردار ہونا پڑا ہے۔ اور اس وقت تک کہ کاغذ کی قلت کو دور کیا جا سکے مجبوراً اخبار آٹھ صفحہ کا شائع ہوگا۔ جونہی کافی کاغذ ملنا شروع ہوا۔ حجم میں اضافہ کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

کامیاب اور کار آموزہ مجاہد اسلام مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی شدید علالت کیلئے

دعا کی تحریک

قادیان یکم مئی۔ کل ۳۰ اپریل بعد نماز مغرب رئیس التبلیغ مولوی نذیر احمد صاحب کی شدید علالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ میں دوستوں کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ افریقہ سے تار آیا ہے کہ مولوی نذیر احمد صاحب رئیس التبلیغ افریقہ ۵۳ دق سے سخت بیمار ہیں۔ انہیں ایک دفعہ سل کا دورہ ہوا تھا۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں خدانخواستہ انہیں پھر دوبارہ سل کا حملہ نہ ہو گیا ہو۔ وہاں کی آب و ہوا سخت خراب ہے۔ خوراک بھی ہندوستان سے مختلف ہے۔ اور یہ بھی ایک نہایت تکلیف دہ چیز ہوتی ہے۔ دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت بخشے۔ اس جگہ تبلیغ کے متعلق ان کی جد و جہد نہایت مبارک ثابت ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ہزارہا عیسائیوں اور دوسرے لوگوں کو احمدیت میں داخل کیا ہے۔ آدمی تو تبلیغ کے لئے مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسے تجربہ کار آدمی مشکل سے ملتے ہیں۔ جو نئے آدمی ہوتے ہیں انہوں نے اس ملک کے لحاظ سے بہت سے مراحل طے کرنے ہوتے ہیں۔ انہیں وہاں کی زبان سیکھنی ہوتی ہے۔ ان کی فطرت سے واقف ہونا ہوتا ہے۔ لیکن جو سیکھے ہوئے ہوتے ہیں وہ بہت سے مراحل طے کر چکے ہوتے ہیں۔ وہ وہاں کے لوگوں کی فطرت سے واقف ہو جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی زبان سے واقف ہو جاتے ہیں۔ پھر وہاں کی آب و ہوا بھی ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے ان کے موافق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کی انہیں اور بہت سی سہولتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفید وجود کو صحت عطا فرمائے۔ وہاں ہم نے ایسی سکیمیں جاری کر دی ہیں۔ اور تبلیغ کو ایسے رنگ میں پھیلا دیا ہے کہ چند سالوں کے اندر اندر لاکھوں لوگ احمدیت کے اندر داخل ہونے لگیں گے۔ لیکن ان کی بیماری کی وجہ سے موجودہ سکیموں میں روکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس چونکہ ایسے حالات میں کمانڈر کی بیماری اور ایسی لمبی بیماری اسلام کے لئے مضر ہے۔ اس لئے دوستوں کو ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔

(مرتبہ قریشی عبدالکریم صاحب)